حکمتِ سیّد مودودیؒ

جہاد

(ستمبر ۱۹۶۵ء کی صدائے بازگشت)

(ادارہ)

قرآنِ مجید کے یہ الفاظ اس معاملہ میں بالکل واضح ہیں کہ مسلمان قوم کی آزادی اسلام کی نگاہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس آزادی کو جب خطرہ لاحق ہو جائے تو اس وقت دوسری تمام چیزیں اپنی اہمیت میں کمتر ہو جاتی ہیں اور سب سے بڑھ کر اہمیت اس چیز کو حاصل ہوتی ہے کہ اس آزادی کی حفاظت کی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کا اسلامی زندگی بسر کرنا اسی پر موقوف ہے۔ مسلمان اپنے مُلک میں آزاد و خود مختار ہو کر رہیں۔ تبھی تو وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ اسلام کے احکام اُن کے ہاں جاری ہوں اور وہ مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں۔ اگر ان کی یہ آزادی و خود مختاری ہی ختم ہو جائے تو اس کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا کہ ان کا ملک دارالاسلام بن کر رہ سکے۔ اسی بنا پر قرآن یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شخص اپنے ایمان کے دعوے میں جھوٹا ہے جو دارالاسلام کی ہستی کو خطرہ لاحق ہو جانے کی صورت میں اپنی جان و مال کی خیر منائے اور اس خطرے کو رفع کرنے میں کسی قسم کی قربانی کرنے سے جی چرائے۔

فریضۂ دفاع کی یہ اہمیت بتانے کے ساتھ قرآن مجید ہم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ جب مسلمان اسلام اور اُمتِ مُسلمہ کی حفاظت کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو اس جہاد میں وہ تنہا نہ ہوں گے۔ بلکہ اللہ اُن کے ساتھ ہو گا۔ اور اس کی تائید و نصرت ان کے

شاملِ حال ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (سورہ محمد۔ ۷-۸)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔ رہے کافر تو ان کے لیے تباہی ہے۔ اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔

اِن الفاظ میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کو اللہ تعالیٰ اتنی بڑی اہمیت دیتا ہے کہ یہ کام کرنا گویا اللہ کی مدد کرنا ہے۔ یہ کسی اور کا نہیں، خود اللہ کا اپنا کام ہے۔ جو شخص اِس مقصدِ عظیم کے لیے آگے بڑھتا ہے، وہ دراصل اپنی قوم یا اپنے ملک کی نہیں بلکہ اللہ کی مدد کرنے کے لیے آتا ہے۔ اور پھر یہ اللہ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کی مدد فرمائے۔